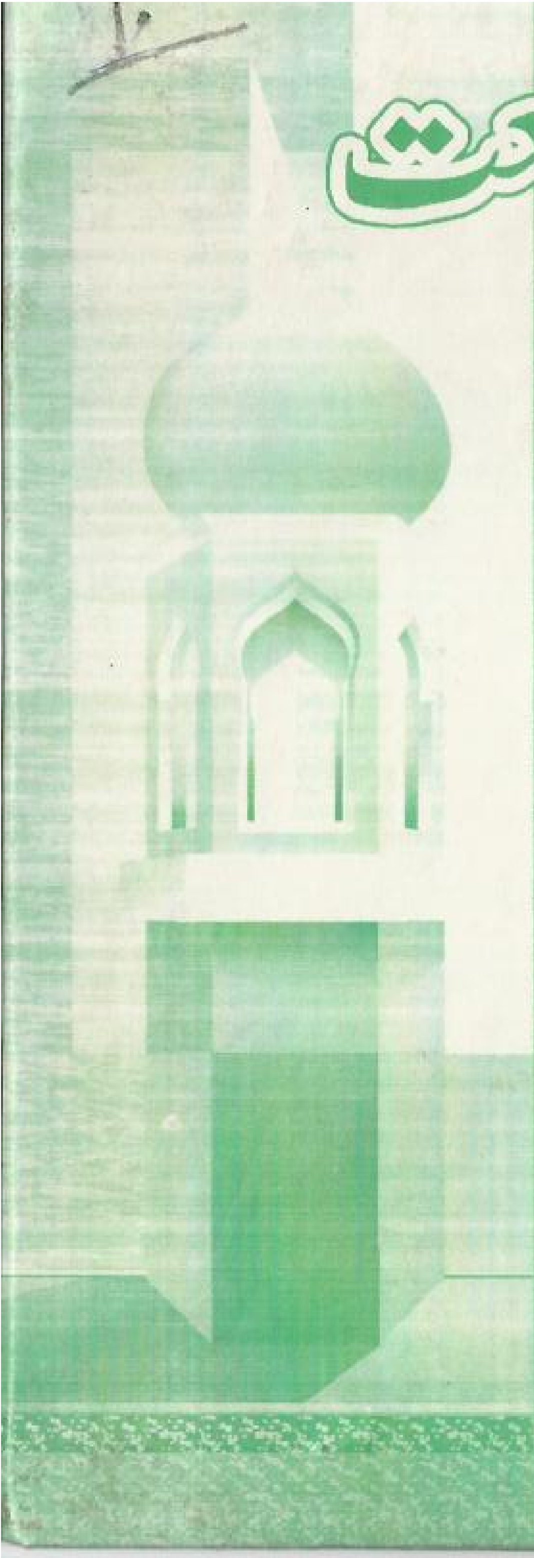
مخمساتِ نعت



راجا رشید محمود

مخمّساتِ نعت

راجا رشید محمود

مُخمّساتِ نعت

(شاعر کا دسواں اُردو مجموعۂ کلام)

شاعر: راجا رشید محمود
ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ۔ لاہور

پُروف خوانی: شمیم اختر، کوثر پروین

کمپوزنگ: مدنی گرافکس۔ لاہور

ناظمِ اشاعت: اظہر محمود

مطبع: نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور

اشاعتِ اوّل: ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

تعداد: ایک ہزار

قیمت: ۸۰ روپے

ناشر: راجا اختر محمود

مکتبۂ ایوانِ نعت رجسٹرڈ

اظہر منزل ۔ گلی نمبر ۱۰، ۵ نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ لاہور۔ کوڈ نمبر ۵۴۵۰۰

فون نمبر ۷۴۶۳۶۸۴

پانچ پانچ بند پر مشتمل
پچاس نعتیہ مُخمّسات کا یہ مجموعہ
(میرا دسواں اور اُردو مجموعۂ نعت)
پانچ پاک نفس ہستیوں کے نام
مُعَنوَن کرنا
میرے لیے باعثِ اعزاز و افتخار ہے

مُخمّساتِ نعت

چند تجربے

1 تا 29	معمول کے مخمس ہیں
30 تا 33	ان خمسوں میں ہر بند کے آخری دو مصرعے قافیے یا ردیف کے پابند ہیں۔
33,34	ان کے پہلے دو بند کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔
35	اس خمسے کے پہلے تین بند کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔
36	پہلے بیس مصرعے ایک ہی ردیف میں ہیں۔
37	اس مخمس کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔
37	اس کے پہلے بند کے علاوہ ہر بند کا پہلا اور تیسرا' اور دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہیں۔ ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کی ردیف میں ہے۔
39 تا 44	ان خمسوں کے پہلے بند میں قافیے کا التزام ہے۔ بعد کے ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کے ساتھ قافیے کے طور پر اور آپس میں ردیف کے طور پر ہم آہنگ ہے۔
45	اس خمسے کے ہر بند کا چوتھا مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہے جبکہ پانچواں مصرع ردیف کا بھی پابند ہے۔
46	اس خمسے کے پہلے دو بند ہم قافیہ ہیں' جبکہ ہر پانچویں

مصرعے کو ردیف کا بھی پابند کیا گیا ہے۔

47	اس مخمس کا پہلا بند معمول کا ہے' ردیف کے ساتھ پانچوں مصرعے۔ دوسرے بند کے پانچوں مصرعوں میں قافیے کا اہتمام ہے۔ ہر پانچواں مصرع البتہ معمول کی ردیف میں ہے۔
48 تا 50	ان خمسوں کے صرف پانچویں مصرعے کو ردیف کا پابند رکھا گیا ہے۔

مخمساتِ نعت

(1)

رہو تم تر زباں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں
قلم رکھو رواں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں
رہو مضطر بہ جاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں
کرو سیرت بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں
رہو پھر کامراں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

حقیقت ہے یہی' اہلِ ظواہر سے جو اوجھل ہے
نبی ﷺ کی مدح تحمیدِ خدائے عزّ و جل ہے
دلِ اہلِ وِلا میں الفتِ طیبہ کی ہل چل ہے
لبِ اربابِ الفت پر درودِ پاکِ مُرسل ﷺ ہے
یہ باتیں ہوں بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

خدا کے ساتھ ہیں آقا ﷺ مثالِ معنیٰ و صورت
ہوئی ہے اپنی مرضی کے مطابق آپ ﷺ کی خِلقت
میں کہتا ہوں رحیم اللہ کو، سرکار ﷺ کو رحمت
سمجھتا ہوں نبی ﷺ کے ہاتھ کو دستِ اُلوہیّت
ہوں حق کا ترجماں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

قلم جب بھی اٹھا مدحِ حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ میں
مِرا احساس ظاہر ہو گیا جذبوں کے پیکر میں
پڑا کب استعاروں اور تشبیہوں کے چکّر میں
بہ فضلِ رب پذیرا ہو گا دربارِ پیمبر ﷺ میں
مِرا طرزِ بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

مَیں کیسے چھوڑ دوں نعتِ رسولِ پاک ﷺ جیتے جی
مِلی ہے مجھ کو گھُٹّی میں ثنا و مدحتِ نبوی ﷺ
مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے تھی مِرے ابّا ؒ کو آگاہی
مَیں جب اک طفلِ کم سن تھا، مجھے دیتی رہی لوری
مِری مرحوم ماں ؒ سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

مخمساتِ نعت

2

رسولِ پاک ﷺ زمین و زماں کے مالک ہیں
بلند و پست کے اور این و آں کے مالک ہیں
مکاں تو خیر، ورائے مکاں کے مالک ہیں
جہاں ہے فکر و نظر گُم، وہاں کے مالک ہیں
مِرے حضور ﷺ تو ہر اک جہاں کے مالک ہیں

اُنھی کے زیرِ نگیں اِنس و جاں ہوئے سارے
انھی کے بجتے ہیں دونوں جہاں میں نقّارے
ہیں جبرئیلؑ سے میرے نبی ﷺ کے ہرکارے
مِرے حضور ﷺ سبھوں سے خدا کو ہیں پیارے
نہاں پہ اُن کا تسلُّط، عیاں کے مالک ہیں

انھی کا ذرّۂ پیزار ہے مہِ انور
رہا ہے زیرِ قدم اُن کے گنبدِ بے در
انھی کا سکّہ رواں ہے جہانِ دنیا پر
مٹے گی اُن کی وساطت سے ہیبتِ محشر
وہی تو جنّتِ دامن کشاں کے مالک ہیں

ورائے عرش جو سرکار ﷺ کی رسائی تھی
ادا و ناز میں اک شانِ دلربائی تھی
خدا نمائی کے جلووں میں خود نمائی تھی
خود اُن کی شان خدا نے انھیں دکھائی تھی
مِرے حضور ﷺ بلند آستاں کے مالک ہیں

اگر نہ آمدِ سرکارِ عالمیں ﷺ ہوتی
نہ آسمان ہی ہوتا، نہ یہ زمیں ہوتی
فضا، بتاؤ کبھی حُسن آفریں ہوتی؟
سوا خدا کے کوئی چیز بھی نہیں ہوتی
رسولِ پاک ﷺ ہی نام و نشاں کے مالک ہیں

مخمساتِ نعت ﷺ

3

کیا خوفناک ہو گا قیامت کا طُمطُراق
خالق کی شانِ عزّ و جلالت کا طمطراق
ہو گا عروج پر جو عدالت کا طمطراق
معدوم ہو گا زُہد پہ نخوت کا طمطراق
کام آئے گا نبی ﷺ کی شَفاعت کا طُمطُراق

جنبشِ دروں کو موجۂ بادِ صبا دیا
سر جن کے تھے نگوں، انھیں اونچا اٹھا دیا
جو تھے سیاہ کار، انھیں حوصلہ دیا
روزِ نشور، دیکھو تو، کتنا بڑھا دیا
ابرو کے اک اشارے نے اُمّت کا طُمطُراق

کوہِ صفا پہ لوگ تھے آقا ﷺ کے سامنے
فرمایا سب کو آپ ﷺ نے بُلوا کے سامنے
چالیس سال میرے ہیں دنیا کے سامنے
الزام کوئی ہے تو کہو، آ کے سامنے!
کیسا تھا اُن کی اوّلیں دعوت کا طُمطُراق

خواری مسیلمہ کی تو قرمط کی بھی ہوئی
ذلّت نصیبِ اسودِ عنسی بھی ہو گئی
سجّاح ارذل ہو گئی، پہلے رذیل تھی
مرزا کی موت دنیا میں عبرت نشاں بنی
قائم رہے گا ختمِ نبُوّت کا طُمطُراق

جو فرد بھی دیارِ نبی ﷺ کا گدا ہُوا
رتبے میں ہے سکندر و جم سے بڑھا ہوا
عالم رواں دواں ہے مگر دیکھتا ہوا
ٹھوکر پہ اُس کی، فرِّ فریدوں دھرا ہوا
اس کی نظر میں کیا جچے ثروت کا طُمطُراق

مخمساتِ نعت

4

پھر جائے رنج و آفت و کرب وبلا کا رُخ
مُڑ جائے ایک آن میں تیرِ قضا کا رخ
کرنا نہ اور سمت دلِ مبتلا کا رخ
دیکھو گے تندرستیوں کے ارتقا کا رخ
کر لو جو شہرِ نُور کے دارُ الشّفا کا رخ

رحمت خدا نے جن کو کیا عالمین کا
دم سے انھی کے حُسن ہے قائم یقین کا
خواہش حضور ﷺ کی ہوئی سرنامہ دین کا
رُخ کعبے کی طرف کو پھرا مومنین کا
اُٹھا جو آسماں کو رسولِ خدا ﷺ کا رُخ

نامِ نبی ﷺ مٹانے جو اُٹھے تھے، سو مٹے
گستاخ جو رسول ﷺ کے تھے، دیکھ لو، مٹے
کیا مٹ سکے، بتاؤ تو، کہنے کو گو مٹے
ناموسِ مُصطفیٰ ﷺ کے تحفّظ میں جو مٹے
کیونکر نہ ہو اُسی کی طرف پھر بقا کا رخ

کچھ اِس طرح کی صورتِ حالات بن گئی
میرے لیے جو وجہِ مباہات بن گئی
کیسی ضیا فروز مِری رات بن گئی
سُن لی مِرے خدا نے مِری بات بن گئی
طیبہ کی سمت کو ہُوا جب سے صدا کا رخ

کُھلتا نہ تھا جو، اب بہ ہر انداز کُھل گیا
انجام کار نقطۂ آغاز کھل گیا
دروازہ سچ کا یوں بصد اعزاز کُھل گیا
محمود مَنْ رَآنِیْ سے یہ راز کُھل گیا
لاریب رُوئے پاکِ نبی ﷺ ہے خدا کا رُخ

مخمساتِ نعت

5

نور افزا ہیں ہر اِک جا پہ اجالے اُن ﷺ کے
جذبے الفت کے ذرا دل میں بسا لے ان ﷺ کے
فیضِ نقشِ کفِ پا راہنما لے ان ﷺ کے
گر مقدّر ہو تو قدموں ہی کو جا لے ان ﷺ کے
سب سے بہتر ہے کہ نعلین اٹھا لے ان ﷺ کے

زندگیاں سامنے حضراتِ صحابہؓ کی ہیں
اُن کے خُدّام کے زُمرے میں ملائک بھی ہیں
جانداروں نے بھی سرکار ﷺ سے باتیں کی ہیں
باتیں بے جانوں کی بھی جان نثاروں سی ہیں
کس میں جُرأت ہے کہ وہ حکم کو ٹالے ان ﷺ کے

اُنس کی فصل میں جو نخلِ یقیں بوتے ہیں
رب کی رحمت سے وہ نومید نہیں ہوتے ہیں
مسکراتے ہیں مصائب میں، کہاں روتے ہیں
چین کی نیند وہ عشّاقِ نبی ﷺ سوتے ہیں
حشرِ اربابِ محبّت کو ہیں ہالے ان ﷺ کے

کرب مہجوریٔ طیبہ کا اگر سہتے ہیں
عہدِ جاں سوز و دل افگار میں اب رہتے ہیں
سیلِ کیفیّتِ احساس میں ہم بہتے ہیں
نعت کی شکل میں کہتے ہیں، جو کچھ کہتے ہیں
اور قرآن سے لاتے ہیں حوالے ان ﷺ کے

ذکرِ سرکار ﷺ فقط لفظ و بیاں ہی سے نہ ہو
صَرف یہ اپنے لبِ غنچہ فشاں ہی سے نہ ہو
اُنس وہ کیا، جو عیاں ہر رگِ جاں ہی سے نہ ہو
چاہت آقا ﷺ کی مگر صرف زباں ہی سے نہ ہو
ہوں تو کردار سے ہوں چاہنے والے ان ﷺ کے

مخمساتِ نعت

6

ہر شے تھی پیشِ سیّدِ اَبرار ﷺ سر بہ خم
پتّھر درود گو تھے تو اَشجار سر بہ خم
ہر طَیر بھی تھا نغمہ بہ منقار، سر بہ خم
کیا شان تھی، ملک تھے بہ اصرار سر بہ خم
کیا طُمطُراق تھا کہ تھے کہسار سر بہ خم

رضوان و اہلِ خُلد پر بھی بے خودی رہی
ہر شے "خوش آمدید" نبی ﷺ میں لگی رہی
گردن ملائکہ کی نہ اُٹھی، جھکی رہی
اسرٰا کی رات چشمِ فلک دیکھتی رہی
پیشِ نبی ﷺ ثوابت و سیّار سر بہ خم

سرکار ﷺ نے اصول ہمیں معتبر دیئے
انسان کو تحائفِ فکر و نظر دیئے
جو زخم آدمی کو لگے، سارے بھر دیئے
اُمّی لقب ﷺ کی فہم و فراست نے کر دیئے
دانشورانِ دہر کے افکار سر بہ خم

تقلید اُن کی ہو، اگر تقدیر ہو رسا
منزل ہے کامرانیوں کی، اُن کا راستہ
کب راستی ملی ہے پیمبر ﷺ کے ماسوا
خُلقِ عظیمِ سرورِ کونین ﷺ سے کُھلا
عظمت ہے پیشِ عظمتِ کردار سر بہ خم

بے اعتنا وہ گُنبدِ دوّار سے بھی ہو
واقف سبھی حقائقِ اسرار سے بھی ہو
اور بہرہ ور تجلّیٔ انوار سے بھی ہو
سرشار وہ حضوریٔ سرکار ﷺ سے بھی ہو
ذکرِ نبی ﷺ میں ہو جو خطارکار سر بہ خم

مخمساتِ نعت ﷺ

7

نہ بادہ ہم نے اگر عشق کا پیا ہوتا
رویّہ اپنا نہ گر احتسابیہ ہوتا
نہ دل سے ذکرِ حبیبِ خدا ﷺ کیا ہوتا
نہ اپنا اشکِ ندامت فراقیہ ہوتا
تو ہم کو رنج و مصیبت نے آ لیا ہوتا

تمنا اپنی نہ ارضِ حجاز ہی ہوتی
اگر زیارتِ شہرِ نبی ﷺ نہ کی ہوتی
وہاں پہ اپنی نہ ہر سال حاضری ہوتی
ضرورت اس کی جو محسوس کی گئی ہوتی
تو اہتمامِ ارم ہم نے کر لیا ہوتا

نبی ﷺ کے حُسنِ عمل کی وہ روشنی دیتا
جہاں کو نورِ بصیرت وہ آدمی دیتا
محبتوں کے گلستاں کو تازگی دیتا
وہی جو حُرمتِ آقا ﷺ پہ زندگی دیتا
وہی جو' الفتِ سرکار ﷺ میں رچا ہوتا

وہ جو کوئی بھی ہو جھوٹوں کو ماننے والا
ہماری ضربتِ خامہ سے بچ نہ سکتا تھا
جو بچتا' تیغ زباں کا قتیل ہو جاتا
تعاقُب اس کا نہ ہم چھوڑتے بہ فضلِ خدا
وہ میرزائی' بہائی یا بابیہ ہوتا

زبان کھولنا مشکل تھا شہرِ سرور ﷺ میں
ظر نہ اُٹھتی تھی اُس مسکنِ پیمبر ﷺ میں
و ہوتی طبع کی موزونیت مقدّر میں
نعت کہتا مَیں شہرِ حضورِ انور ﷺ میں
نئی ردیف' نیا اُس کا قافیہ ہوتا

مخمساتِ نعت

8

اہتمامِ عدل جب ذاتِ اَحَد کرنے لگے
ہے کوئی ایسا' جو اس میں رَدّ و کَد کرنے لگے
سامنا میزان کا جب نیک و بد کرنے لگے
اور فرشتے درگزر کی عَرض رد کرنے لگے
روزِ محشر تب نبی ﷺ سب کی مدد کرنے لگے

دیکھیے رضواں کو' جب سرکار ﷺ جنّت میں گئے
ساکنانِ عرش کو معراج کی شب دیکھیے
بیتِ مَقدس میں اکٹھے تھے نبیؑ اللہ کے
جب ملا موقع تو جتنے واقفانِ حال تھے
احترام آقا ﷺ کا ہو کے سَروقد کرنے لگے

خواب میں آقا ﷺ کی جب تشریف ارزانی ہوئی
کچھ فزوں جذباتِ الفت کی درخشانی ہوئی
میرے ہونٹوں پر درودوں کی فراوانی ہوئی
ڈالی جو پھولوں کی تھی، میری ثنا خوانی ہوئی
پیشوائی غنچہ ہائے سَرسَبَد کرنے لگے

کہتے ہیں، ممکن رسائی سیدھی ہے اللہ تک
اختیاراتِ رسولُ اللہ ﷺ میں پاتے ہیں شک
اُن کی چندھیاتی ہیں آنکھیں دیکھ کر نوریں چمک
ان کا مَوقِف ہے عجب جس میں نہیں کوئی لچک
اَبلہوں سی حرکتیں اہلِ خرد کرنے لگے

کائناتِ دانش و حکمت بڑی حیرت میں تھی
اور دنیائے صحافت مبتلا حسرت میں تھی
پر مشیّت کی عنایت اور ہی صورت میں تھی
ماہنامہ "نعت" کی خدمت مِری قسمت میں تھی
جب مِرے آقا ﷺ کسی کو نامزد کرنے لگے

مخمساتِ نعت

(6)

صُور کے پُھکنے سے جب ہو گا فنا کا آغاز
نعت سے ہو گا مِری، اُن کی ثنا کا آغاز
جن سے تھا خلقتِ ہر ارض و سما کا آغاز
ہو گا جب مدحِ رسولِ دوسرا ﷺ کا آغاز
دیکھنا، ہوتا ہے کس ڈھب سے عطا کا آغاز

یہ وظیفہ جو ازل سے ہے، ابد تک ہو گا
اور پذیرا درِ محبوبِ صمد ﷺ تک ہو گا
وجہِ غفران یہ ہر نیک سے بد تک ہو گا
اثر اِس وِرد کا اِجرائے سَنَد تک ہو گا
خود خدا سے جو ہوا صَلِّ عَلٰی کا آغاز

صبح وَالشَّمس کی ہے چہرہ نُمائی بے شک
رات وَالّیل کے معنیٰ میں سمائی بے شک
مہر کی قدر رُخِ شہ ﷺ نے بڑھائی بے شک
دھج نئی گیسوئے پُرخم نے دکھائی بے شک
رُخ و کاکُل سے ہُوا صبح و مسا کا آغاز

چشمِ خالق میں نہ کیسے وہ جچے گا بندہ
سارے لوگوں میں وہ ممتاز نہ کیونکر ہو گا
اُس کا انجام بخیر، اُس کا مقدّر اچھا
عکسِ روضہ ہُوا جس شخص کے دل پر کَندہ
خاکِ طیبہ سے جو کرتا ہے وفا کا آغاز

دل کی گہرائی سے کم علمی کو تسلیم کیا
کام پھر عاجزئ فکر و تخیّل سے لیا
چاک ادراک کا بھی حُسنِ عقیدت سے سیا
جب مرے دل میں جَلا لطفِ پیمبر ﷺ کا دیا
تب کہیں جا کے کیا میں نے ثنا کا آغاز

مخمساتِ نعت

(10)

جو اہلِ عشق ہیں، طیبہ میں وہ کیونکر پہنچتے ہیں
ننگوں سر راہ میں چلتے، بہ چشمِ تر پہنچتے ہیں
زمانے کے علائق سے بہت بچ کر پہنچتے ہیں
فدایانِ محبّت، اُنس کے پیکر پہنچتے ہیں
جبینِ عجز لے کر تا بہ سنگِ در پہنچتے ہیں

نہ جانے کون اُکساتا ہے اُن کو ایسی حرکت پر
ہزار افسوس اُن پر ہے، تُف اُن کی ہے جسارت پر
کبھی رحم آیا ہے اُن کو مرے آقا ﷺ کی اُمّت پر
اِسے محمول وہ کرتے ہیں کس منہ سے "عقیدت" پر
کہ شاہانِ جہاں اُس روضے کے اندر پہنچتے ہیں

ہمیں معلوم ہے، بزمِ قیامت ہو چکی برپا
خدا ہے مالک و مختار و مولا آج کے دن کا
ہے گرچہ حوصلہ فرسا بہت میزاں کا نظارہ
مگر ہے آج بھی رُتبہ رسولِ پاک ﷺ کا بالا
ابھی ہم نعت کے دیوان کو لے کر پہنچتے ہیں

شرابِ عشقِ پیغمبر ﷺ کے سرشارو! نہ گھبراؤ
جو ہے فردِ عمل، اس سے گنہگارو، نہ گھبراؤ
مجھے دیکھو کہ مَیں ہوں مطمئن، یارو! نہ گھبراؤ
کرم محدود کب ان کا ہے، غم خوارو! نہ گھبراؤ
کوئی دم میں ابھی وہ شافعِ محشر ﷺ پہنچتے ہیں

ہمیں قہّاری و جبّاریٔ خالق بتاتے ہو
فرشتو! تم مگر لطفِ پیمبر ﷺ بھول جاتے ہو
مری فردِ عمل پڑھ پڑھ کے کیوں مجھ کو دباتے ہو
مجھے آنکھیں دکھاتے، نارِ دوزخ سے ڈراتے ہو
ذرا ٹھہرو، مدد کو میرے پیغمبر ﷺ پہنچتے ہیں

مخمساتِ نعت

11

رہے آقا ﷺ کے جو دشمن ہمیشہ
ہوئے ایمان کے رہزن ہمیشہ
بنیں گے آگ کا ایندھن ہمیشہ
رہی اُن سے مری اَن بَن ہمیشہ
رہا یہ اپنا فکر و فن ہمیشہ

درِ آقا ﷺ سے وابستہ رہا ہوں
بہ منّت ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوں
مجھے ملتی ہے، جو شے چاہتا ہوں
مَیں لُوں گا، لے رہا ہوں، لے چکا ہوں
رہا ہے وا مرا دامن ہمیشہ

جو مُسلم کے لیے ہے طُورِ سینا
جہاں ہے خُرّمی کا ہر قرینہ
جہاں مرنا، حقیقت میں ہے جینا
مدینہ ہے، مدینہ ہے، مدینہ
جہاں جھکتی ہے ہر گردن ہمیشہ

یہی اِقدام ہے اس کا مُناسِب
اسی سے پا رہا ہے یہ مَناصِب
بڑھے جاتے ہیں یُوں اس کے مراتِب
اٹھاتا ہے قدم طیبہ کی جانب
مِری تخییل کا توسن ہمیشہ

پڑے ہیں خوابِ غفلت میں مسلماں
ہوا قعرِ مذلّت ان کے شایاں
ہیں احکامِ خدا سے جب گریزاں
مدد فرمائیں کیوں شاہِ رسولاں ﷺ
رہے اپنے جو یہ لچھن ہمیشہ

مخمساتِ نعت

12

شبیہِ طیبہ ہے، یہ باغِ رضواں سے ہُوا ثابت
نبیؐ ہیں اُمّتی آقا ﷺ کے، بیاں سے ہوا ثابت
کھلونا ہے یہ اُن کا، ماہِ تاباں سے ہوا ثابت
جو فرمانِ خدا ہے، اُن کے فرماں سے ہوا ثابت
تو ہاتھ اُن کا ہے رب کا ہاتھ، قرآں سے ہوا ثابت

کہیں وَالشَّمس فرمایا گیا اُس رُوئے رخشاں کو
لقب وَالّیل کا بخشا گیا زلفِ پریشاں کو
دلیلِ راہ گر کر لے چراغِ راہِ عرفاں کو
تو دل سے مان لینا چاہیے پھر ہر مسلماں کو
نبی ﷺ محبوب ہیں رب کے، یہ بُرہاں سے ہوا ثابت

عنایت سارے عالم سے جدا ہے میرے آقا ﷺ کی
فضائے باغِ رضواں آشنا ہے میرے آقا ﷺ کی
ہر اک شے، سچ ہے، پابندِ وفا ہے میرے آقا ﷺ کی
دوامِ خندہ ہائے گُل عطا ہے میرے آقا ﷺ کی
یہی فردوس کے گُل ہائے خنداں سے ہُوا ثابت

مرے سرکار ﷺ کی رحمت ہے میرے واسطے حُجّت
اسی باعث تو اپنا اوج پر ہے کوکبِ قسمت
ہوا ہے امتحاں ہر ایک مجھ کو موجبِ راحت
ثبوتِ خدمتِ نعتِ نبی ﷺ نے کر دیا غارت
جو کچھ بھی یارو، میری فردِ عصیاں سے ہوا ثابت

جو اپنے سامنے قصرِ شہنشاہِ نبوّت ﷺ ہے
منارِ نور و رحمت کی عجب شانِ جلالت ہے
مَیں حاضر ہو گیا ہوں، یہ بڑی میری سعادت ہے
خطا کاری پہ لیکن مجھ کو احساسِ نَدامت ہے
یہ وہ سچ ہے، جو میرے اشکِ لرزاں سے ہوا ثابت

مخمساتِ نعت

13

ہو معاونِ گردشِ شام و سحر ہر کام میں
خود رکاوٹ راہ کی ہو راہبر ہر کام میں
دیکھنا آقا ﷺ کی رحمت کا اثر ہر کام میں
کامرانی پائے، قصّہ مختصر، ہر کام میں
نام لیتا جائے تُو اُن ﷺ کا اگر ہر کام میں

جتنے مومن ہیں، وہ رکھیں دوستی یا دشمنی
ہو دل آزاری کسی کی یا کہ ہو دل بستگی
چاہے ہو ان کی کسی مسلک سے بھی وابستگی
اہلِ ایماں جتنے ہیں، ان کی روش ہے ایک ہی
دیکھتے ہیں جانبِ سرکار ﷺ ہر ہر کام میں

ہم نے قرآن و احادیثِ نبی ﷺ میں ہے پڑھا
تم اگر چلتے رہو گے اُن کی راہوں پر سدا
ہے یہی تعمیلِ ارشاداتِ سرور ﷺ کا صلہ
پاؤ گے بے شُبہہ، بے شک، بے گماں ۔ بے انتہا
عزّت و توقیر پیہم، کرّوفر ہر کام میں

ہر رکاوٹ ہر طرح سے روکے تیرے راستے
جاں گُسِل آئیں اگرچہ زندگی میں مرحلے
واسطہ جب بھی ترا دنیا کے بندوں سے پڑے
رہنمائی صُرف اپنے آقا و مولا ﷺ سے لے
صُرف اپنے خالق و مالک سے ڈر ہر کام میں

چاہے مَیں تصنیف و تالیفِ کُتُب میں ہوں لگا
یا ہُوں مصروفِ مدیحِ پاکِ محبوبِ خدا ﷺ
سیرتِ سرکار ﷺ لکھنے میں ہوں یا کھویا ہُوا
یا ہوں معمولاتِ دنیا میں گرفتارِ بلا
میرے آقا ﷺ رکھتے ہیں میری خبر ہر کام میں

مخمساتِ نعت

(14)

انعامِ نبی ﷺ ہوتا ہے ہر خاک بسر پر
ہے لطف و کرم آپ ﷺ کا ہر دیدۂ تر پر
رہرو کی مدد کرتے ہیں طیبہ کے سفر پر
آقا ﷺ کی نظر یوں ہے مری زندگی بھر پر
قربان مَیں سرکار ﷺ کے اعجازِ نظر پر

اُس جا پہ فرشتوں کے پَرے دیکھ چکا ہو
ذرّات میں تارے سے ملے دیکھ چکا ہو
ہر سمت ضیا ریز دیئے دیکھ چکا ہو
کنکر جو مدینے میں پڑے دیکھ چکا ہو
کس طرح ٹکے اُس کی نظر لعل و گُہر پر

وا اُن کی رہی چشمِ تماشا ہے ہمیشہ
واجد یہی عُنوانِ تمنّا ہے ہمیشہ
اُن کا تو یہی حسنِ تقاضا ہے ہمیشہ
رُخ جانبِ طیبہ ہی کو رکھا ہے ہمیشہ
آمادہ ہوئے اہلِ وفا جب بھی سفر پر

جو ہم کو رہِ دعوت و تذکیر نے بخشے
جو خواہشِ دیدارِ مدینہ میں ہیں ملتے
حاصل جو ہوئے الفتِ سرکار ﷺ کے صدقے
ملتے ہیں تحفّظ میں جو ناموسِ نبی ﷺ کے
لے لیتے ہیں اُن زخموں کو ہم اپنے جگر پر

کیا مجھ پہ گماں کرتے ہو، سوچو تو عزیزو!
تم لوگ خدارا مرے ماضی کو تو دیکھو
جاؤ، مجھے سرکار ﷺ کی دہلیز پہ پاؤ!
ہر وقت کھُلا ملتا ہے در ان کا، سمجھ لو
میں کس لیے جاؤں گا کسی اور کے در پر

مخمساتِ نعت

15

ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہو جو
پاکیزہ روح و قلب و نظر کر رہا ہے جو
یوں اہتمامِ رختِ سفر کر رہا ہے جو
اور منزلِ مدینہ کو سر کر رہا ہے جو
یہ وہ ہے، خُرّمی میں بسر کر رہا ہے جو

محشر میں جب حضور ﷺ کا مدحت سرا گیا
یک دم وہ چشمِ خالق و مالک میں آ گیا
میزاں سے پہلے خُلدِ بریں تک چلا گیا
مدحِ رسولِ پاک ﷺ میں جو مبتلا گیا
شام اِس میں، تو اِسی میں سحر کر رہا ہے جو

سائے میں رحمتوں کے وہ صبح و مسا رہا
اور چشمِ دل سے سُوئے نبی ﷺ دیکھتا رہا
فضلِ خدا کا اُس کی طرف اِعتنا رہا
دل جس کا طیبہ کی طرف کو رہنما رہا
اُس شہرِ دل کُشا کو سفر کر رہا ہے جو

حکمِ خدائے لم یزل و ذُوالجلال ہے
پیشِ نظر پیمبرِ دیں ﷺ کا نوال ہے
حسنِ طلب کی شکل میں حسنِ سوال ہے
ناکردہ کاریوں کا بھی مجھ کو خیال ہے
آقا ﷺ کا مجھ کو دست نگر کر رہا ہے جو

یہ عشق ہے، دیارِ پیمبر ﷺ سے خاص عشق
بندے کا اپنے ناصر و یاور ﷺ سے خاص عشق
عاصی کا اپنے شافعِ محشر ﷺ سے خاص عشق
اک آئنہ گر، آئنہ پیکر سے خاص عشق
اشکِ چکیدہ کو بھی گہر کر رہا ہے جو

مخمساتِ نعت

16

ہر کام بن گیا ہے مرا آپ ﷺ کے طفیل
دنیا میں سر اٹھا کے چلا آپ ﷺ کے طفیل
حاجات ہو گئی ہیں روا آپ ﷺ کے طفیل
سب کچھ ملا طلب سے سوا آپ ﷺ کے طفیل
مجھ پر کرم خدا کا ہُوا آپ ﷺ کے طفیل

ہے آپ ﷺ کے کرم سے سَنَد یافتہ حرم
ارضِ مدینہ پر بھی ہُوا آپ ﷺ کا کرم
تھا معتبر اُحُد بھی، جب اس پر پڑے قدم
ثَور و صفا و بُو قُبَیس و مَروہ کی قسم!
ضَو ریز ہو گئی ہے مرا آپ ﷺ کے طفیل

خالق نے کائنات کو تخلیق کر دیا
دنیا کو ذوقِ گردشِ شام و سحر کر دیا
پھر اُس کو فیض و یُمن سعادت سے بھر دیا
اور برگزیدہ بندوں کو حُسنِ نظر دیا
یہ سب ہے اے حبیبِ خدا ﷺ! آپ کے طفیل

حادث کا واسطہ ہے اگرچہ قدیم سے
احقر کا ہے تعلّقِ خاطر عظیم سے
رکھتے ہیں ربطِ خاص بھی خلدِ نعیم سے
دنیا بھی مانگتے ہیں خدائے کریم سے
ایسا ملا ہے ذوقِ دعا آپ ﷺ کے طفیل

پردے پڑے رہے ہیں مری عقل پر بہت
عصیاں مرا شعار رہا عمر بھر بہت
حق کی شناخت میں رہا غضِّ بصر بہت
حقُ العباد میں بھی رہی گو کسر بہت
ڈر حشر کا نہیں ہے ذرا آپ ﷺ کے طفیل

مخمساتِ نعت

17

پہلا ہے دیدِ قبّۂ خضرا کا واقعہ
گویا فروغِ دیدۂ بینا کا واقعہ
ہے ارتکازِ چشمِ تماشا کا واقعہ
بے شک ہے لطفِ ربِّ تعالیٰ کا واقعہ
ہے دیدِ کعبہ بھی اِسی اثنا کا واقعہ

دیروز عہدِ انبیاء و مرسلینؑ ہُوا
"ہر اک نبیؑ حضور ﷺ پر ایمان لائے گا"
میثاق یہ تھا ایسا کہ رب بھی گواہ تھا
کل یوں جو سرِّ حیثیتِ مصطفیٰ ﷺ کھُلا
ایسے ہی پیش آئے گا فردا کا واقعہ

دل کا ہے شہرِ آقا و مولا ﷺ سے ارتباط
اُس کی فضائے حوصلہ افزا سے ارتباط
اُس کے ہر ایک ذرّہء زیبا سے ارتباط
بطحا سے بھی فزوں ہے مدینہ سے ارتباط
بے شک ہو یہ جنون کا، سودا کا واقعہ

جو عَبْدُہٗ تھے، اُن کو خدا لے گیا کہیں
قوسین میں تھے پہلے، ہوئے اور بھی قریں
جھپکی تھی آنکھ دیکھ کر رب کو؟ نہیں نہیں!
ہوتا ہے اُس سے عظمتِ سرکار ﷺ کا یقیں
قرآں میں جو بیان ہے اِسْرَا کا واقعہ

کعبہ کو دیکھا تو نہ جلالت کا تھا اثر
پھر میرے ذہن میں ہُوا اک دھیان کارگر
قبلہ ہے یہ تو خواہشِ سرکار ﷺ کا ثمر
اِس سوچ ہی نے شدّتِ گریہ کی دی خبر
سچّا ہے یہ زیارتِ کعبہ کا واقعہ

مخمساتِ نعت

18

جویائے صدق سرِّ حقیقت نہ پائے کیوں
تقدیر سے مسرّت و بہجت نہ پائے کیوں
دنیا و آخرت کی ہر نعمت نہ پائے کیوں
آخر کو راہِ حقّ و صداقت نہ پائے کیوں
طَیبہ کا رہ نوَرد ہدایت نہ پائے کیوں

جس کی نظر میں سرورِ دیں ﷺ کا جمال ہو
جس کی زباں پہ نامِ اویسؓ و بلالؓ ہو
نعلِ رسول ﷺ کی طرف جس کا خیال ہو
طَیبہ سے اُنس جس کو بہ حدِّ کمال ہو
اربابِ عشق میں وہ فضیلت نہ پائے کیوں

دل سے رہے جو وِردِ صلوٰۃِ حضور ﷺ میں
الفت بسائے رکھے جو تحتُ الشّعور میں
مدحِ رسول ﷺ جو سُنے کیف و سُرور میں
جو بے نیاز رہتا ہو مالی اُمور میں
میرے حضور ﷺ کا درِ دولت نہ پائے کیوں

انسانیت ذرا اگر انسان میں رہے
ہر وقت نعت گوئی کے ارمان میں رہے
خاصانِ محترم کے وہ اَعیان میں رہے
جو پیرویٔ حضرتِ حسّانؓ میں رہے
رُوحُ القُدُسؑ کی پھر وہ اعانت نہ پائے کیوں

بادِ نسیمِ شہرِ نبی ﷺ سے ہے ہر بہار
باغِ بہشت جنّتِ طیبہ پہ ہے نثار
ہے مُدّعیٔ زُہد وہ، یا ہے گناہ گار
جس کو بھی ہے ضمانتِ طیبہ پہ اعتبار
خوش بخت وہ قبالۂ جنّت نہ پائے کیوں

مخمساتِ نعت ﷺ

19

حدِّ نظر میں عالَمِ بالا ہو یا نہ ہو
آنکھوں میں کوئی جلوۂ زیبا ہو یا نہ ہو
فردوس کا نگاہوں میں نقشہ ہو یا نہ ہو
محمودؔ کی کچھ اور تمنّا ہو یا نہ ہو
مطلوبِ دل مدینہ ہو، طُوبیٰ ہو یا نہ ہو

محبوب اور محب ہیں مگر دیکھیے ذرا
کیا قُرب و بُعد کی ہیں منازل جدا جدا
خلوت میں کبریا ہے تو جلوت میں مصطفیٰ ﷺ
لوگوں پہ سِرِّ کارِ رسالت تو وَا ہُوا
توحید کا جو بھید ہے، اِفشا ہو یا نہ ہو

چشم کرم نمائے نبی ﷺ دلدہی پہ ہے
فصلِ تلطف آپ ﷺ کی، بار آوری پہ ہے
لوگو! عطائے خاص جو دریا دلی پہ ہے
رحمت مرے حضور ﷺ کی یکساں سبھی پہ ہے
ہو بدعمل کہ نیک، وہ اچھا ہو یا نہ ہو

اللہ جو عطا کرے ایمان و آگہی
دیکھیں جو دل کی آنکھ سے تو پائیں سرخوشی
کیا قلزمِ سخائے پیمبر ﷺ میں ہو کمی
سرکار ﷺ کے کرم کے نرالے ہیں طَور ہی
کرتے ہیں وہ عطا، کوئی منگتا ہو یا نہ ہو

جو ہے نبی ﷺ کا، میرا تعلق اسی سے ہے
یہ حُسنِ ذوق بستہ مری زندگی سے ہے
اور سلسلۂ زندگی پھر آگہی سے ہے
اپنا وہی ہے جس کو محبّت نبی ﷺ سے ہے
میرا کسی سے اور کچھ رشتہ ہو یا نہ ہو

مُخمّساتِ نعت

20

کیوں دوستو! گزاریں خطاؤں میں رات دن
کیوں بھٹکیں دُور دُور خلاؤں میں رات دن
کیوں ہم گزار دیں نہ وفاؤں میں رات دن
کیوں ہوں نہ ہم بھی نعت سراؤں میں رات دن
گزریں جو اُن ﷺ کے شہر کی چھاؤں میں رات دن

کیا روشنی ازل سے ہماری طلب نہیں؟
بینائی اپنے واسطے وجہِ طرب نہیں؟
اپنے لیے کیا نورِ نبی ﷺ منتخب نہیں!
ظلمات سے تعلقِ خاطر ہی جب نہیں
گزرے ہیں فضلِ رب سے، ضیاؤں میں رات دن

اپنے جو ہیں کواکبِ قسمت' نکھرتے ہیں
روزِ حساب سے کہاں ہم لوگ ڈرتے ہیں
سرکار ﷺ کو سلام صبح و شام کرتے ہیں
ربِّ جہاں کے لطف سے' اپنے گزرتے ہیں
سرکارِ دو جہاں ﷺ کی عطاؤں میں رات دن

کوئی خوشی زمانے کی ہم سے نہ ہو بعید
ہر لمحہ کبریا کا ہو ہم پر کرم مزید
صبح و مسا سنائی دے ہم کو یہی نوید
"ہر شب شبِ برات ہو' ہر روز روزِ عید"
کرلیں بسر جو اُن ﷺ کے گداؤں میں رات دن

آقا ﷺ کی بارگاہ میں پھر بار پاؤں گا
حالِ دلِ حزیں انھیں جا کر سناؤں گا
زادِ رہِ حیات وہاں سے مَیں لاؤں گا
جب سوچتا ہوں' شہرِ پیمبر ﷺ کو جاؤں گا
رہتا ہوں جانے کیسی ہواؤں میں رات دن

مخمساتِ نعت

21

پیامِ خاص مرا' اپنے روز و شب کو ہے
مدد ہے میری' اور اپنے شگفتِ لب کو ہے
یہی اشارہ مرا' زندگی کے ڈھب کو ہے
یہ رہنمائی ہے جو منزلِ طلب کو ہے
کہ ذوقِ لُطف و ترحّم حبیبِ رب ﷺ کو ہے

خمیدہ سر ہوں محبّت کے پیش منظر میں
زباں بھی لال ہے مدحِ حبیبِ داور ﷺ میں
قدم اٹھے ہیں تو راہِ دیارِ سرور ﷺ میں
نگوں قلم ہے تو قصدِ حصولِ چادر میں
لپکتا ہاتھ مرا دامنِ ادب کو ہے

جمالِ سرورِ ہر دوسرا ﷺ ہے دید و شنید
مدیحِ آقا و مولا ﷺ ہے اپنا کارِ سعید
ہمیں اعانتِ جبریلؑ کی ملی ہے نوید
وہ اور ہیں کہ جو رہتے ہیں رحمتوں سے بعید
رُخِ وعید تو حَمَّالَةَ الْحَطَبْ کو ہے

رہا جہان میں اَجدادِ پاک کا شُہرہ
تھے عبداللہؓ والد، عبدِ مُطّلِبؓ دادا
تمام جاننے والوں میں احترام تھا ان کا
جو ورثہ عظمتوں کا تھا، حضور ﷺ تک پہنچا
ہر ایک اوج نصیب آپ ﷺ کے نسب کو ہے

مِری نگاہیں ہیں ذوقِ خمیدگی سے نگوں
مَیں دست بستہ نہ کیوں اُن کے در پہ حاضر ہوں
خدا جو پڑھتا ہے، میں بھی درود کیوں نہ پڑھوں
مجھے ہے نعت میں مصروفیت ہی وجہِ سکوں
کہ میرے خامے کا رُخ جادۂ ادب کو ہے

مخمساتِ نعت

22

مدحِ حضور ﷺ سے ہوئی تزئینِ رُو مِری
یادِ نبی ﷺ میں آنکھیں رہیں باوضو مِری
اُن کے حوالے سے ہی رہی گفتگو مِری
حبلِ غلامی جن کی ہے زیبِ گلُو مِری
قربان ان پہ جان، نثار آبرو مِری

ہو جاتی مغفرت کی نہ پہلے سے کیوں اُمید
رِضواں سے کیوں نہ ملتی مجھے خُلد کی نوید
ہوتا نہ کیوں مَیں رحمتِ آقا ﷺ سے مستفید
مجھ پر کرم حضور ﷺ نہ فرماتے کیوں مزید
مملُو بہ اِمتنان رہی ہے جو خُو مِری

اللہ نے کہا ہے کہ رحمت ہیں مصطفیٰ ﷺ
ہم کو ہے اُن کا، دونوں جہانوں میں آسرا
"عصیاں شعار میرا ہے" سرکار ﷺ نے کہا
جب سوچتا ہوں، کون ہے ایسا حضور ﷺ کا
لگتا ہے، جیسے بات ہے یہ ہُوبہُو مری

الفت نبی ﷺ کی ہو گی مِرا مطمحِ نظر
یوں چل سکوں گا راہِ نبیِّ عزیز ﷺ پر
پہنوں گا مَیں ملابسِ مانُوس و معتبر
ہو گا ضرور سیرتِ سرکار ﷺ کا اثر
کردار کی قمیص جو ہو گی رفو مری

میری زباں سے کم نہ ہو وِردِ درودِ پاک
بڑھتا رہے وظیفۂ خالق میں اِنہماک
جیبِ صباحِ آرزو بھی ہو گی اِس سے چاک
ہوں گے رفو اِسی سے مقدر کے سارے چاک
پھیلی حدیثِ صَلِّ عَلیٰ کُو بہ کُو مری

مخمساتِ نعت

23

جو میں نے ماجرا دل کا کہا تو کیا تعجّب ہے
مدیحِ پاکِ آقا ﷺ میں بڑھا تو کیا تعجب ہے
جو میں حبلِ غلامی میں بندھا تو کیا تعجب ہے
ملائک کہہ رہے ہوں مرحبا تو کیا تعجب ہے
مقدّر ہو گیا میرا رسا تو کیا تعجب ہے

مَیں اُن کا نام لیوا تھا، مَیں اُن کا نام لیوا ہُوں
اِسی نسبت سے اچھا تھا، اِسی حالت میں اچھا ہوں
خدا کے فضل سے مَیں بے نیازِ خوفِ عُقبیٰ ہوں
محبّت کیش ہوں، مدحت نگارِ حُسنِ روضہ ہوں
مِرا جانا مدینہ میں ہُوا تو کیا تعجب ہے

حقیقت سی حقیقت ہے، نہ تھا سرکار ﷺ کا سایہ
عُلوِ مرتبت اُن سا کسی نے بھی نہیں پایا
پلٹ دی عالمِ انسانیت کی آپ ﷺ نے کایا
کوئی تخلیق اُن جیسا مشیت نے نہ فرمایا
ثنا کرتا ہے پھر اُن کی خدا، تو کیا تعجب ہے

جو اہلِ عشق ہیں، گاتے ہیں نغمے روز و شب اس کے
مقیمِ سدرہ رتبے کو سمجھ پایا ہے کب اس کے
ہیں سر پر اولیا و اصفیا" کے، سائے جب اس کے
سرِ عرشِ علیٰ محفوظ جب ہیں عکس سب اس کے
بنا ہے زیبِ دل، وہ نقشِ پا تو کیا تعجب ہے

خزاں کے دور میں، گرمی میں، سردی میں، بہاروں میں
محبّت بانٹتا رہتا ہوں میں آقا ﷺ کے پیاروں میں
لُٹاتا ہوں مَیں تسکیں کے خزانے بے قراروں میں
نہیں آتا ہے میرا نام گو شب زندہ داروں میں
پذیرا ہے مگر ذوقِ ثنا تو کیا تعجُّب ہے

مخمساتِ نعت

(24)

جسے بھی جذبۂ الفت نہال رکھتا ہے
کہاں وہ خواہشِ مال و منال رکھتا ہے
عجیب رنگ کا وہ حال و قال رکھتا ہے
نہ خوف و حُزن، نہ فکرِ مآل رکھتا ہے
سکوں کمال کا، وہ حسبِ حال رکھتا ہے

رکھے گا زیرِ کرم اس کو بے نیاز بہت
جہاں کے لوگوں میں ہو گا وہ سرفراز بہت
نہ اس کی مدح کریں کیوں ثنا طراز بہت
کریں ہم اُس کی غلامی پہ کیوں نہ ناز بہت
جو دل میں عشقِ صہیبؓ و بلالؓ رکھتا ہے

پہنچ سکے نہ مدینے میں جو توانائی
وہاں پہ جا کر نہ کر پائے جبہہ فرسائی
اگر ہو اس کے مقدّر کی کارفرمائی
تو اس کے خواب میں تشریف لائیں آقائی ﷺ
کہ زخمِ ہجر بھی یُوں اندمال رکھتا ہے

مِرے حضور ﷺ کی راہوں کا جو ہُوا راہی
رہِ صواب و طلب میں سلامتی چاہی
کبھی قریب نہ پھٹکے گی اُس کے، گمراہی
خدا شناسی ہوئی اس کو، اور خود آگاہی
وہ خود جمیل ہے، نورِ جمال رکھتا ہے

ہاں، نقش پائے نبی ﷺ جس کا رہنما ہو گا
وہی خدا کے کرم کا بھی آشنا ہو گا
درود خوانوں میں شامل وہ ہو گیا ہو گا
اسے خیال حقوقُ العباد کا ہو گا
وہی تو خواہشِ اصلاحِ حال رکھتا ہے

مخمساتِ نعت

25

نہ حملہ کر سکے اوہام دل پر
ہُوا طیبہ کا یہ اِکرام دل پر
خوشا یہ نقش، خوش انجام دل پر
رسائی ہو گئی ارقام دل پر
کرم سرکار ﷺ کا ہے عام دل پر

مدد کرنے پہ آ جائے مقدّر
نہاں خانہ جو ہو اپنا منوّر
کرم خالق بھی فرمائے برابر
اگر ہو دیدۂ بینا میسّر
لکھا پاؤ نبی ﷺ کا نام دل پر

محبّت اِس میں ہے آقا ﷺ کی رہتی
کہاں اِس کے سوا ہے اِس میں کچھ بھی
نہیں کیا اِس قدر اِکرام کافی
تمنا اپنی تو کیا اور ہوتی
ہر اک نعمت کا ہے اِتمام دل پر

اِسی پر خوش مِرے سرکار ﷺ ہوں گے
یہی سامان ہوں گے مغفرت کے
رکھا جاتا ہے ان کو دور در سے
طوافِ روضہ میں کھاتے ہیں دھکّے
مگر لیتے نہیں خدّام دل پر

مِرے امداد گر ہیں میرے آقا ﷺ
ہمہ اوقات ہیں وہ لطف فرما
کرم ہو گا شفیع المذنبیں ﷺ کا
تو کیا روزِ جزا کا خوف ہو گا
اثر کیونکر کریں آلام دل پر

مخمساتِ نعت

26

نبیؐ پاک ﷺ متصرّف ہیں مہر و ماہ و انجُم پر
انھیں بلوایا رب نے پاس، اُکسایا تکلّم پر
سرِ عرش اُن کو آمادہ کیا اُس نے تبسّم پر
مقامِ مُرسلینِ سابقہؒ لیکن کُھلا تم پر
کوئی ہے طُورِ سینا پر، کوئی چرخِ چہارم پر

نظر آتے ہیں جو ہنستے ہوئے، پھولوں کی ہیئت میں
ہوئے چشمک زنی میں منہمک تاروں کی صورت میں
خدا کے فضل سے، میں بھی ہوں شامل اس جماعت میں
مگن جس جس کو بھی لوگوں نے دیکھا ہے مسرّت میں
کرم آقا ﷺ کا اُکساتا ہے اُن سب کو تبسّم پر

یہ خطرہ تھا' پریشانی نہ کچھ روزِ قیامت ہو
یہی ڈر تھا' عمل نامہ نہ اب وجہِ مصیبت ہو
کہیں مجھ کو جہنم میں نہ پہنچانے کی صورت ہو
گماں لیکن ہوں سب عنقا' اگر چشمِ عنایت ہو
شفاعت کا یقیں ہو جائے غالب ہر توہّم پر

یہی تو تربیت ماں باپ نے دی مجھ کو بچپن سے
ہو نفرت دشمنِ دیں سے تو اُس کے علم اور فن سے
ہر اک ظلمت کدے' ہر ایک دارِ غیر روشن سے
مِرے سرکارِ والا ﷺ کے ہر اک گستاخ دشمن سے
مِرا ایماں مجھے تیّار رکھتا ہے تصادم پر

مِری عصیاں شعاری کا بہت تم ذکر کرتے ہو
مجھے نارِ جہنم سے ڈراتے ہو عَبَث' لوگو!
حقیقت یہ مِری لوحِ مقدّر پر لکھی پڑھ لو
رقم ہے جو درِ دولت پہ اُن کے بھی' اگر دیکھو
ہمہ اوقات وہ آمادہ رہتے ہیں ترحّم پر

مخمساتِ نعت

27

نو دس برس سے لطف و کرم میں کمی نہیں
ہر سال طیّبہ میں مِری کیا حاضری نہیں!
حالت بہ فضلِ رب یہ مِری عارضی نہیں
کچھ ماسوائے طیّبہ' نظر دیکھتی نہیں
شفقت یہ مجھ پہ کیا مِرے سرکار ﷺ کی نہیں؟

دنیا نے بارہا یہ کیے ہیں مشاہدات
اچھی نظر بھی آئے بظاہر جو کوئی بات
اصلا نہیں کسی کے لیے باعثِ نجات
گر ہو نہ اس کا منبع و مصدر نبی ﷺ کی ذات
انسانیت کی اُس میں ذرا بہتری نہیں

ہر لمحہ میرے واسطے ہے باعثِ سکوں
فردا سے اپنے، کیسے نہ میں مطمئن رہوں
مجھ پر کرم نہ خالق و مالک کرے گا کیوں
طیبہ رسائی کا نہ رہے ذوق کیوں فزوں
محبوبِ کبریا ﷺ کا مَیں کیا اُمّتی نہیں؟

پوشیدہ راز سیکڑوں ہیں ایک راز میں
مَیں ہوں نبی ﷺ کی چشمِ عقیدت نواز میں
میرے لیے بہشت ہے حکمِ جواز میں
رکھتی ہے نعت مجھ کو حدِ امتیاز میں
فردِ عمل میں نیکی اگرچہ کوئی نہیں

پوچھا گیا کہ گیت کیا اوروں کے گاؤ گے؟
غیرِ نبی ﷺ کے آگے کبھی سر جھکاؤ گے؟
کیا نعت کے علاوہ کہیں جی لگاؤ گے؟
پوچھا گیا کہ طیبہ سے جنّت کو جاؤ گے؟
میرا جواب ظاہر و باہر تھا "جی نہیں"

مخمساتِ نعت

28

لُطف فرمائیں گے سرکار ﷺ بروزِ محشر
مرحلہ ہو گا نہ دشوار بروزِ محشر
پائے گا دولتِ دیدار بروزِ محشر
ہو گا عزّت کا سزاوار بروزِ محشر
دیکھنا وقرِ گنہگار بروزِ محشر

تھا جو ظلمات کدہ، وہ ہوا یک دم روشن
آتش افروز جو گھر تھا، بنا نازِ گلشن
رنج و اندوہ کے سب بند ہوئے ہیں روزن
چھٹ گئی میرے عمل نامے کی کالک فورا"
آئے جب سیّدِ ابرار ﷺ بروزِ محشر

واسطہ عدل سے پڑ جائے گا جب لوگوں کو
اور نظر آئے گا خالق کا غضب لوگوں کو
عفو و رحمت کی جہاں ہو گی طلب لوگوں کو
میرے سرکار ﷺ کی توقیر کا، سب لوگوں کو
کرنا پڑ جائے گا اقرار بروزِ محشر

دے نہ سکتے تھے ملائک تو کسی کو بھی ڈھیل
پا گئے پھر بھی گنہگار رہائی کی سبیل
ہوئے سرکار ﷺ مرے، اُمّتِ عاصی کے کفیل
عدل بھی رحم کی صورت میں ہوا ہے تبدیل
ڈر ہے اپنے لیے بیکار بروزِ محشر

پھیلے ہر چار طرف پیار سے مملُو خُوشبُو
"مرحبا" نُطقِ ملائک کا ہو نعرہ ہر سُو
حور و غلماں کے کُھلے ہوں مری جانب بازو
عرش کی سمت سے آ جائے صدائے "صَلُّوا"
جب کہوں نعت کے اشعار بروزِ محشر

مخمساتِ نعت

29

کسی نبیؑ نے بھی پایا نہ آپ ﷺ کا پایہ
کوئی نہ اور سرِ لامکاں پہنچ پایا
نہیں ہے اور کوئی، جو خدا کو دیکھ آیا
نبی ﷺ کو خلعتِ محبوبیت جو پہنایا
تو رب نے ان کو مقامِ دَنا پہ ٹھہرایا

ملے لقب جنھیں مُزَّمِّل اور طٰہٰ کے
جو دستگیر ہیں اپنے ہر ایک شیدا کے
جو شہر یار ہیں طیبہ کے اور بطحا کے
ہے کون ایسا، سوائے حضورِ والا ﷺ کے
کہ جس کا خُلق خدائے عظیم کو بھایا

معاونت جو مجھے مل گئی ہے قسمت کی
مرے رسولِ مکرم ﷺ نے مجھ پہ شفقت کی
اب انتہا ہی نہیں ہے مری مسرّت کی
کہاں رہی ہے مجھے احتیاج ثروت کی
مرا جو مدحِ رسولِ امیں ﷺ ہے سرمایہ

ضرر رساں رہے سارے علائقِ دنیا
نہ پایا میں نے حقیقت میں کوئی بھی اپنا
نہ دیکھا ظاہر و باطن میں کوئی اک جیسا
تلاشِ اُنس و محبّت نے مجھ کو دوڑایا
تھکا تو سایۂ یادِ نبی ﷺ میں سستایا

یہ اہلِ عشق و محبّت کہ ہیں نظر آتے
نہیں ہیں ان میں مگر قول و فعل کے ناتے
بھٹکتا ان کے اثر سے تو وہ غضب ڈھاتے
مجھے نہ آپ کبھی راہِ راست پر پاتے
مگر میں جھانسے میں ابلیس کے نہیں آیا

مخمساتِ نعت

30

یہ مجھ پہ میرے تصوّر نے لطف فرمایا
پلٹ دی قلب و نظر کی اک آن میں کایا
نرالا چترِ کرم میرے سر پہ ہے چھایا
مرے نبی ﷺ کا مرے لب پہ ذکر جب آیا
تو اپنے آپ کو میں نے مدینہ میں پایا

اُسی سے خوش ہے خدا، اور حضور ﷺ بھی راضی
اُسی کی دنیا بھی اچھی ہے اور عقبیٰ بھی
عمل میں جس کے در آئی ہے سنّتِ نبوی ﷺ
سمجھ کے عاجزی کو جس نے اپنا سرمایہ
غرور و کبر و رعونت کے قصر کو ڈھایا

براہِ راست تو مَیں نے رسائی جب چاہی
رہا اندھیروں کے رستوں کا رات دن راہی
یہ جان کر کہ ہوئی مجھ سے سخت کوتاہی
وسیلہ پھر جو میں اپنے حضور ﷺ کا لایا
ہر اک مطالبہ میں نے خدا سے منوایا

بروزِ حشر جو اعمال سب جتانے تھے
بڑے بڑوں کے قدم پھر تو ڈگمگانے تھے
گناہگار تو محشر میں مارے جانے تھے
زِ راہِ لطف و کرم ان کو "اپنا" فرمایا
تمام معصیت کاروں کو کس نے چھڑوایا

مرا کریم خدا مجھ پہ لطف فرما ہے
یہ آج میرا ہے، کل آنے والا میرا ہے
کرم یہ مجھ پہ نہیں ہے تو اور پھر کیا ہے
مجھے جو یادِ دیارِ نبی ﷺ نے تڑپایا
تو مَیں بفضلِ تعالیٰ وہاں سے ہو آیا

مخمساتِ نعت

31

تمنا ہے یہی میری کہ جب صبحِ قیامت ہو
تو سب سے پہلے قرآنِ مقدس کی تلاوت ہو
پھر اس کے بعد ہونٹوں پر مرے آقا ﷺ کی مدحت ہو
مدیحِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی یہ صورت ہو
کہ سب حُضّار پر اللہ کی بارانِ رحمت ہو

طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ملتی ہے ہر شے، قاعدہ یہ ہے
اب اپنی ہے تمنّائے دلی کیا، دیکھنا یہ ہے
دعا اللہ سے اپنی، بشکلِ التجا یہ ہے
ہو بخشش حشر میں، دنیا میں دولت ہو کہ شہرت ہو
ہمیں جو کچھ ملے، اس کی پیمبر ﷺ ہی سے نسبت ہو

نگاہِ کبریا میں ہے وہی بندہ پسندیدہ
کبھی دنیا و عقبیٰ میں نہیں ہو گا وہ رنجیدہ
کیا جس کو حبیبِ پاک ﷺ کا خالق نے گرویدہ
مُقدّر میں رقم جس شخص کے یُمنِ سعادت ہو
جسے اعزازِ مدحِ سرورِ عالم ﷺ ودیعت ہو

محبّت دل میں بھی ہو، جب زباں پر ذکر ہو اُن ﷺ کا
کہ نعت الفاظ کا، یا پھر ترنّم کا نہیں قصّہ
اگر سرکار ﷺ کی مدحت کا ہر اک حرف ہو سچّا
تو ان ﷺ کا مدح خواں بیگانۂ رنج و مصیبت ہو
مگر یہ شرط ہے، ہر لفظ جذبے کی علامت ہو

عقیدت ہی کے تاروں سے گُندھا ہو جس کا ہر ریشہ
اُسے ممکن ہی کب ہے، ہو کبھی محشر کا اندیشہ
اگرچہ ہو کوئی محمودؔ ایسا معصیت پیشہ
رہا ہو جائے گا، جب جوش پر دریائے رحمت ہو
جو ہو فردِ گُنہ اس کی، وہ اک لمحے میں غارت ہو

مخمساتِ نعت

32

ہم عجب انداز سے ہیں برسرِ کارِ حیات
دم بہ دم کھینچے لیے جاتا ہے رہوارِ حیات
گرمیٔ بازار بن بیٹھے ہیں تُجّارِ حیات
بندہ پرورا! سوچیے، کیا یہ ہیں اَطوارِ حیات؟
کیوں نبی ﷺ کو ہم نہیں کرتے ہیں مُختارِ حیات

ہوتی ہے پیشِ نظر اُن کے، جہاں کی بہتری
قابلِ تقلید ہو جاتی ہے اُن کی زندگی
مغزِ انسانیت اُن کو کہوں گا واقعی
درحقیقت ہیں وہی انسان اَخیارِ حیات
شہرِ آقا ﷺ سے جو پا لیتے ہیں اَقدارِ حیات

یہ رسولِ پاک ﷺ کی الفت میں مستحکم نہیں
اِس میں رنگِ اُسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ نہیں
اِس کا مقصد آج بہبُودِ بنی آدم نہیں
قابلِ نفریں ہُوئی جاتی ہے رفتارِ حیات
ہو گئے بدبخت ہم سے، دُور از کارِ حیات

ہم کو تو رہنا تھا اقدارِ اُخوّت کے نقیب
لطف فرما رہتے اِس صورت میں خالق کے حبیب ﷺ
لیکن اِس رستے کو تج بیٹھے ہیں، اے وائے نصیب!
ہم سمجھ پائے نہ جلدی سے جو اَسرارِ حیات
روند ڈالی جائے گی آخر کو دستارِ حیات

حشر کے دن سب سے بالآخر یہ پوچھا جائے گا
کائناتِ زندگی میں کون کیا کرتا رہا
کس قدر کس کو حبیبِ کبریا ﷺ سے پیار تھا
ضبط ہو جائے گا جب آخر کو "اَخبارِ حیات"
دَورِ استفسار ہو گا آئنہ دارِ حیات

مخمّساتِ نعت

33

مَیں بتاتا ہوں، نبوی ﷺ کے شہر میں کیونکر رہو
سربلندی چاہتے ہو تو فگندہ سر رہو
عشق کے اظہار میں دنیا سے مَت دَب کر رہو
تم درودِ مصطفیٰ ﷺ بر لب، بہ چشمِ تر رہو
طَیبہ میں یُوں زیرِ ظِلِّ لطفِ پیغمبر ﷺ رہو

تم محقّق، ناقِد و شاعِر کہ دانش ور رہو
اپنے پیغمبر ﷺ کا پکڑے دامنِ اطہر رہو
ہٹ کے راہِ پاکِ آقا ﷺ سے نہ شمّہ بھر رہو
سامنے دنیا کے "آؤ" یا پسِ منظر رہو
تم بہر حالت نبی ﷺ سے سائلِ چادر رہو

نوجواں یا ہو جواں، کم سن ہو یا ہو تم مُسِن
فضلِ خلّاقِ دو عالم سے رہو گے مطمئن
تب رہو گے سایۂ الطافِ رب میں رات دن
جب ہمہ اوقات مدحت گوئے پیغمبر ﷺ رہو
اور پھر اِس کیفیت میں عجز کے پیکر رہو

اُسوۂ سرکارِ والا ﷺ کو رکھو پیشِ نظر
یہ صراطِ مستقیم اپناؤ، پھر دیکھو اثر
فتح یابی، کامرانی پاؤ گے دہلیز پر
اَمر بِالمعروف کے رستے پہ چلتے گر رہو
نامور بونوں کی اِس دنیا میں قد آور رہو

وہ ہے خوش قسمت، جسے عرفان حاصل ہو گیا
زندگی کیا ہے؟ مِرے آقا و مولا ﷺ کی عطا
اِس کی قربانی رہِ سرکار ﷺ ہی میں ہے روا
زندگیٔ جاوداں بے شُبہہ حاصل کر رہو
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں اگر تم مَر رہو

مخمساتِ نعت ﷺ

34

آخر مِرے حضور ﷺ کی مجھ پر نظر ہوئی
طیبہ پہنچ گیا جو دعا کارگر ہوئی
ہر سانس میری، عشق کی پیغام بر ہوئی
پھر بات بات پر جو مِری چشم تر ہوئی
دنیائے معصیت جو تھی، زیر و زبر ہوئی

یوں مجھ سے مدحتِ شہ والا گُہر ﷺ ہوئی
شام آئی اِس میں، اِس میں طلوعِ سحر ہوئی
وہ بے خودی رہی کہ نہ اپنی خبر ہوئی
شکرِ خدا کہ اِس طرح میری بسر ہوئی
ہر سانس میری زندگی کی، معتبر ہوئی

اک روشنی سی تا بہ حدودِ نظر گئی
میرے خیال و فکر کو مسحور کر گئی
کترا کر مجھ سے گردشِ شام و سحر گئی
مدحِ رسول ﷺ ہی میں شبِ غم گزر گئی
مدحِ رسول ﷺ ہی میں نمودِ سحر ہوئی

دم بھر میں ختم ہو گئی غم کی سیاہ رات
اندوہ و رنج و حُزن نے کھائی وہیں پہ مات
جو لوگ اُس طرف تھے، اُنھیں مل گئی نجات
آقا ﷺ کی جس طرف کو ہوئی چشمِ التفات
ربِّ جہاں کی چشمِ کرم بھی اُدھر ہوئی

احقر کو یوں صراطِ ہدایت نصیب ہو
دنیا میں مصطفیٰ ﷺ کی محبّت کی نصیب ہو
سُنّت میں اُن کی، حفظِ صداقت نصیب ہو
محشر کے روز اُن کی شفاعت نصیب ہو
سب کچھ ہے اس میں، گو یہ دعا مختصر ہوئی

مخمساتِ نعت

35

اپنی تفصیلِ سخُن میں ہے خلاصہ دل کا
ہم کسی چیز سے کرتے نہیں سودا دل کا
مُفت دے دیتے ہیں اک آن میں ہدیہ دل کا
جب سمجھ لیتے ہیں ہم لوگ اشارہ دل کا
جوڑ لیتے ہیں درِ آقا ﷺ سے رشتہ دل کا

یوں دھڑکنا تو ہے بنیادی فریضہ دل کا
میں نے لیکن کبھی پوچھا جو ارادہ دل کا
"درِ آقا ﷺ پہ چلو" یہ تھا تقاضا دل کا
ہم پہ واضح ہوا اِس ڈھنگ سے منشا دل کا
بن گیا شہرِ نبی ﷺ قبلہ و کعبہ دل کا

جان جائے کوئی خوش بخت جو معنیٰ دل کا
راز آخر کو ہو اُس شخص پہ اِفشا دل کا
دیکھنا جس کے مقدر میں ہو جلوہ دل کا
جان جائے گا حقیقت کو وہ بندہ دل کا
صحنِ دربارِ پیمبر ﷺ کو ہے رستہ دل کا

اُس میں اِخلاص کا اک جذبۂ کامل پایا
مدحِ محبوبِ خدا ﷺ میں اُسے گھائل پایا
شاغلِ رقصِ تولّا سرِ محفل پایا
شہرِ طیبہ کی گزر گاہ کا سائل پایا
میں نے اندازہ لگایا جو ذرا سا دل کا

التجاؤں کا جو پھیلایا ہے دامن آخر
چاہتا ہوں کہ مدینے میں ہو مدفن آخر
ہو گی اُس پر یہ تمنا مِری روشن آخر
جان جائے گا وہ اک روز یقیناً آخر
جب میں پاؤں گا کبھی کوئی شناسا دل کا

مخمساتِ نعت

36

مژہ پہ اشکِ ندامت دکھائی دیتا ہے
عجب سکونِ طبیعت دکھائی دیتا ہے
ہمارا زورِ عقیدت دکھائی دیتا ہے
کہ اختتامِ مسافت دکھائی دیتا ہے
حضور ﷺ کا درِ دولت دکھائی دیتا ہے

ہمیں جو بامِ صداقت دکھائی دیتا ہے
یہ نعت لکھنا' سعادت دکھائی دیتا ہے
سبب حضور ﷺ کی رحمت دکھائی دیتا ہے
قلم عطیّۂ فطرت دکھائی دیتا ہے
ورق دریچۂ جنّت دکھائی دیتا ہے

کہاں وہ مہرِ قیامت دکھائی دیتا ہے
نبی ﷺ کا دامنِ رحمت دکھائی دیتا ہے
خدا کا لطف و عنایت دکھائی دیتا ہے
شفاعتوں کی جو صورت دکھائی دیتا ہے
یہ اہتمامِ رسالت دکھائی دیتا ہے

درود سرِّ حقیقت دکھائی دیتا ہے
خدائے پاک کی حُجّت دکھائی دیتا ہے
کمالِ حسنِ عبادت دکھائی دیتا ہے
چراغِ راہِ ہدایت دکھائی دیتا ہے
ہماری تو یہ ضرورت دکھائی دیتا ہے

وہ لمحہ شیطنت جب زیرِ دام ہوتی ہے
کہ جس میں رحمتِ سرکار ﷺ عام ہوتی ہے
کہ جس میں دنیا کی چاہت حرام ہوتی ہے
کہ جس میں مدحِ رسولِ انام ﷺ ہوتی ہے
وہی تو لمحہ غنیمت دکھائی دیتا ہے

مخمساتِ نعت

37

مقدّر بن گیا اللہ اکبر!
یہ فضلِ مُصطفیٰ ﷺ اللہ اکبر
کرم کا سلسلہ اللہ اکبر!
کہ جو مانگا' ملا ۔ اللہ اکبر!
نبی صَلِّ علیٰ' اللہ اکبر!

نبی ﷺ کا مرتبہ' اللہ اکبر!
ہیں محبوبِ خدا ﷺ' اللہ اکبر!
خدا کے ہم نوا اللہ اکبر!
ہمارا آسرا اللہ اکبر!
اٹھی دل سے صدا "اللہ اکبر"

مدینہ طیبہ، اللہ اکبر!
ہے اک دولت سرا، اللہ اکبر!
وہاں سے مل گیا اللہ اکبر!
طلب سے بھی سوا، اللہ اکبر!
یہ سامانِ عطا، اللہ اکبر!

حبیبِ کبریا ﷺ، اللہ اکبر!
شہِ ہر دوسرا ﷺ اللہ اکبر!
جو تھا، مملوک تھا، اللہ اکبر!
مزا سا ہے مزا، اللہ اکبر!
بچھونا بوریا اللہ اکبر!

مری طرزِ وفا، اللہ اکبر!
مَیں ہوں مدحت سرا، اللہ اکبر!
یہی ہے مشغلہ، اللہ اکبر!
ہُوا یوں جُبّہ سا، اللہ اکبر!
کرم ہے آپ ﷺ کا، اللہ اکبر!

مخمساتِ نعت

38

آیا ہوں لوحِ دل پہ محبّت لکھا کے مَیں
قرباں کیوں نہ ہُوں کرمِ مصطفیٰ ﷺ کے مَیں
یادِ نبی ﷺ میں گُم ہُوا سب کچھ بُھلا کے مَیں
رکھتا ہوں روح و جاں میں مدینہ بسا کے مَیں
لاؤں گا روزِ حشر بھی تحفے ثنا کے مَیں

خالق کے اور خَلقتِ خالق کے درمیاں
محبوبِ کبریا ﷺ کی جو عالی ہے حیثیت
بے مائیگیٔ علم و ہنر کی طرح کہاں
مجھ سے ڈھکی چُھپی ہے مری اپنی معصیت
تسلیم کر رہا ہوں یہاں سر جھکا کے مَیں

ہنسنے لگے فرشتے عمل نامہ دیکھ کے

اِمکانِ مغفرت کہیں اِس میں ذرا نہیں

اُن کو پتا نہ تھا کہ شفاعت کے باب سے

یہ کارروائی دیکھتے ہیں ختمِ مُرسلیں ﷺ

ایسا مگن تھا، چُپ ہی رہا مسکرا کے مَیں

کرتے ہیں اک وظیفہ وحُوش و طیُور بھی

وہ دیکھو، ہو گئے ہیں ملائک بھی ہم نوا

تقلیدِ انبیاءؑ یہی، خوش قسمتی یہی

خالق کی ہم زبانی کا اِعزاز مل گیا

مشغول ہوں جو ورد میں صَلِّ عَلٰی کے مَیں

قُربت رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کی چھوڑ کر

ماحول جس جگہ کا تقدُّس فروز تھا

احساس ہے مجھے کہ مَیں اک فردِ کم نظر

لاہور کی کثیف فضاؤں میں آ گیا

پچھتا رہا ہوں کتنا مدینے سے آ کے مَیں

مخمساتِ نعت

39

کہا ہے آقا ﷺ کو رب نے رحمت، کہا ہے یٰسٓ اور طٰہٰ

اُنھی کو مُزَمِّل کہا ہے، اُنھی کو مُدَّثِّر پکارا

رضا اُنھی کی وہ چاہتا ہے کہ رتبہ محبوبیت کا بخشا

انھی کی مدحت میں کہہ دیا ہے خدا نے اپنا کلام سارا

خطاب ان کو نبیؐ کا بخشا، لقب جو اُن کا رسُول رکھا

جو دل سے ایمان لائے حق پر، محب وہ میرے نبی ﷺ کا ہو گا

رضا جو چاہے حبیبِ حق ﷺ کی، بتاؤ، کیونکر کسی کا ہو گا

جو اُن کا پیرو ہے، اِذن اس کو مدینے میں حاضری کا ہو گا

جو نعت گو ہے جو نعت خواں ہے، گدا وہ اُن کی گلی کا ہو گا

مرے پیمبر ﷺ نے اپنی الفت کو کتنا سہل الحصول رکھا

نہ مَیں ہوں محتاج اور کسی کا، مِلی ہر اک شے نبی ﷺ کے در سے
خدایا! ہر سال حاضریٔ درِ پیمبر ﷺ کی بھیک دے دے
مدیحِ آقا ﷺ میں زندگی ہو، اِسی میں احقر وفات پائے
کشیدہ ہو وہ فضائے طیبہ سے، آخری جو بھی سانس آئے
کبھی نہ خواہش کا میں نے اپنی، زیادہ عرض اور طُول رکھّا

خُمِ حجازی سے جب سے پی ہے، مٹا تعلّق اک ایک شے سے
حسیں ترانے دلوں میں پھُوٹے، فضائے طیبہ کی نرم لَے سے
پہنچ ہی جاتا ہوں شہرِ آقا ﷺ میں گرتے پڑتے میں جیسے تیسے
خدا نہ کیوں مہربان ہوتا، کرم نہ کرتے حضور ﷺ کیسے
سجا کے ٹوپی میں اپنی میں نے جو نقشِ پائے رسُول ﷺ رکھّا

مَیں ملنے والوں سے جب مِلا ہوں، درود پڑھتے مِلا ہمیشہ
حقیر ہوں گو، رہا ہوں مدّاح اپنے سرکار ﷺ کا ہمیشہ
مِری زباں سے ادا ہُوئی ہے رسولِ حق ﷺ کی ثنا ہمیشہ
مَیں ذکرِ آقا ﷺ میں موتی اشکوں کے بھی لُٹاتا رہا ہمیشہ
بہ فضلِ خالق اِسی رویّے کو اپنا اصلُ الاصُول رکھّا

مخمساتِ نعت

40

مجھ پہ کیا ہو گا اثر، تم مجھے جو کچھ بھی کہو
کیوں نہ مَیں دل میں جگہ دوں اُنھی انسانوں کو
نام لیوا ہیں مِرے سرورِ کونین ﷺ کے جو
لُوں میں آنکھوں میں مدینے کے نظاروں کو سمو
لطفِ خالق سے اگر حُسنِ نظر حاصل ہو

اوجِ افلاک پہ ہو کیوں نہ مقدّر اُس کا
کس میں جرأت ہے، کہے خود کو وہ ہمسر اس کا
ذکر حُوران و ملائک کے ہو لب پر اس کا
حال محشر میں نظر آئے گا بہتر اُس کا
جس کو توفیقِ ثنا شام و سحر حاصل ہو

میری منزل تو نہ بدلی ہے، نہ بدلے گی کبھی
مطمحِ قلب و نظر مجھ کو وہی ہے کافی
بعدِ مُردن بھی نہیں دُوریٔ طیبہ اچھی
میری خواہش تو مدینہ میں رسائی ہو گی
حق سے پروانۂ جنّت بھی اگر حاصل ہو

جذبۂ عشق کسی طور نہ مرنے دینا
رقص اپنے دلِ سرشار کو کرنے دینا
حشر تک خود کو کسی شے سے نہ ڈرنا دینا
اپنے آیندہ کو اِس طور سنورنے دینا
تم کو قسمت سے جو مقصودِ سفر حاصل ہو

عمر بھر وہ رہے مصروف ثنا خوانی میں
مدحِ محبوبِ خلائق ﷺ کی گُل افشانی میں
اُس کا ہر لحظہ ہو کیفیّتِ وجدانی میں
نورِ اخلاص ہو اُس فرد کی پیشانی میں
نخلِ الفت کا کسی کو جو ثمر حاصل ہو

مخمساتِ نعت

41

خلاقِ عالمین ہے بے مثل و بے عدیل
جو چاہتا ہے، کرتا ہے وہ مالکِ جلیل
کی اس نے وصلِ سرورِ کونین ﷺ کی سبیل
آقا ﷺ کے ہے عُلوِ مراتب کی جو دلیل
آیا جگانے کو شبِ معراج جبرئیلؑ

آرام کر رہے ہوں جو گھر میں حضورِ پاک ﷺ
آ جائے اُن کے واسطے رب کی طرف ڈاک
خدمت میں تھا مثالی فرشتے کا انہماک
لیکن تھا گھر میں داخلے کو طُرفہ ایک باک
اِس کے لیے تھا اِذن کا محتاج جبرئیلؑ

قاصِد کے طَور پر جو کیا رب نے منتخب
پھرتا رہا وہ پیچھے پیمبر ﷺ کے روز و شب
لاتا رہا خدا کے جو تھے حکم سب کے سب
ہاتھوں میں اُس نے تھامے رکھا دامنِ ادب
ویسے تو قُدسیوں کا تھا سرتاج جبرئیلؑ

مکہ میں تھے حضور ﷺ تو آتا رہا وہاں
طَیبہ گئے تو پیچھے ہی پہنچا وہ ترجماں
اس کا تھا کام یہ، وہ رہا جس میں کامراں
اِن کا پیام اُدھر، تو اُدھر کا پیام یاں
سچ، قدسیوں پہ کرتا تھا یوں راج جبرئیلؑ

خالق نے مصطفیٰ ﷺ پہ نبوّت تمام کی
آئے گا اب نبی، نہ کوئی وحی آئے گی
خدمت جو وحی لانے کی تھی، پوری ہو چکی
گو سلسلہ پیام کا جاری ہے آج بھی
لیکن وسیلہ اِس میں نہیں آج جبرئیلؑ

مخمساتِ نعت

42

یہی قانون ہے الفت کا، یہی ہے آئین
مدحِ آقا ﷺ جو کرے، تم کرو اس کی تحسین
میرے اشعار کی اِس طرح ہوئی ہے تزئین
قدحِ گستاخِ نبی ﷺ مجھ کو ہے وجہِ تسکین
میں نے تو اور کسی کی بھی نہیں کی توہین

کیا کہا؟ رحمتِ حق ہو گی نہ سایہ گستر؟
ہاتھ میرے نہیں پائیں گے نبی ﷺ کی چادر
ہو گی محرومِ عنایت مِری جانِ مضطر؟
کیا کہا؟ در پہ نہ بلوائیں گے مجھ کو سرور ﷺ
مت کرو، یارو! مِرے حُسنِ یقیں کی توہین

کیسے حرمین کے جبریلؑ نے منظر دیکھے
لاتا، لے جاتا تھا پیغام وہ آتے جاتے
یوں لگاتا تھا درِ سرورِ حق ﷺ کے پھیرے
بڑھ گئے اور بھی اِس طرح سے رتبے اُس کے
اِس تگ و دو میں نہ تھی رُوحِ امیںؑ کی توہین

علم و دانش کا اگرچہ بنے پیکر کوئی
بچ کے جائے گا مِرے ہاتھ سے کیونکر کوئی
ہو گا بدبخت نہ اُس شخص سے بڑھ کر کوئی
مَیں نے پایا ہے جو گستاخِ پیمبر ﷺ کوئی
ایسے بد اصل کی فی الفور وہیں کی توہین

خاک کے فرش پہ طیبہ کا نہ منظر ہوتا
فرقِ طیبہ پہ نہ جو گنبدِ اخضر ہوتا
اِس خرابے میں کہاں حسن کا منظر ہوتا
گر نہ طیبہ میں قیامِ شہِ برتر ﷺ ہوتا
ہوتی بے شُبہ یہ تزئینِ زمیں کی توہین

مخمساتِ نعت

43

نہ پائیں گے کبھی دنیا و آخرت میں سزا
ہمیں بہ فضلِ خدا ڈر نہیں ہے محشر کا
زباں پہ ہے جو مدیحِ رسولِ ہر دوسرا ﷺ
جو پیار دل میں بھی ہم نے حضور ﷺ کا رکھا
ہمارے ہاتھ میں صَلَوات کا عَلَم جو ہُوا

بہ فضلِ ربِّ جہان اور بہ لطفِ شاہِ زمن ﷺ
ہمارے دل میں رہی اب نہ معصیت کی جلن
نبی ﷺ کا ابرِ کرم ہو گیا ضیا افگن
مٹے اک آن میں سارے ہی درد و رنج و مِحن
کہ اِعتذار ہمارا بہ چشمِ نم جو ہُوا

صدائے خُرّمی آئی ہے میرے اندر سے
چہار سمت سے بادل کرم کے گھر آئے
طیُور بھی اِسی عالم میں چہچہا اُٹھے
جو قُدسیانِ فلک تھے، وہ ہم زبان ہوئے
میں نعت کہنے میں مصروف صُبح دم جو ہُوا

قرار آیا تو اِس طرح جانِ مضطر کو
عُلُو نصیب ہُوا ایسے فردِ کم تر کو
پیار اُس پہ یوں آیا خدائے برتر کو
بلند رتبہ کیا عاجزی کے پیکر کو
نبی ﷺ کے پیار میں دیدہ کسی کا نم جو ہُوا

مَیں کیوں نہ آخری دم تک کروں گا ان کی ثنا
مَیں کیوں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجوں گا
کرم پذیر ہوں اپنے حضورِ انور ﷺ کا
کہ مجھ پہ ان کے کرم سے، طفیلِ صَلِّ عَلٰی
غمِ شدائدِ حالاتِ دہر کم جو ہُوا

مخمساتِ نعت

44

فضائے طیبہ سے ہے میری فکر پیوستہ
مجھے ملا جو ہے حسّانؓ و کعبؓ کا رستہ
کہوں گا نعتِ پیمبر ﷺ ہمیشہ برجستہ
نیا کروں گا میں ہر بار پیش گُلدستہ
نہیں ہے سوچ کا طائر جو میرا پَربستہ

رہے مُدام اندھیروں کا جو بشر راہی
لکھی ہو لوحِ مُقدّر پہ جس کے، گمراہی
کرے تعلّیاں ہر دم، یا معذرت خواہی
کب اُس نے نورِ پیمبر ﷺ سے روشنی چاہی
کہ نور دیکھ ہی پاتا نہیں بصَربستہ

قلم اٹھایا جو ارقامِ نعت کی خاطر
قدم اٹھایا کہ طیبہ کا مَیں بنوں زائر
درودِ سرور و سرکار ﷺ کا ہوا ذاکر
کرم نما ہوا مجھ پر کچھ اس طرح قادِر
کہ میرا نخلِ تمنا ہُوا ثمر بستہ

مَیں جب بھی اپنے مقدر کو آزماتا ہوں
بہ دل جو شہرِ حبیبِ خدا ﷺ کو جاتا ہوں
کبھی قمیصِ نُمائش نہیں رسلاتا ہوں
نہ کوئی زحمتِ اسباب رہ اٹھاتا ہوں
بغل میں رکھتا ہوں بس ایک مختصر بستہ

خدا کریم ہے، اس کے حبیب ﷺ بھی ہیں کریم
وہ خود رحیم ہے تو یہ بھی ہیں رؤف و رحیم
عمیم اُس کا کرم، التفات ان کا عمیم
مگر یہ ایک نہیں، ہیں اگرچہ دونوں عظیم
عجیب اپنے لیے ہے یہ راز سربستہ

مخمساتِ نعت

45

اس کو حضور ﷺ سے ہے محبّت، تو مجھ کو بھی
وہ بھی درود خواں ہے، شعار اپنا بھی یہی
خالق نے نعت کہنے میں کی میری رہبری
قرآن اُس کا، میری کُتُب ہائے شاعری
یہ تو خدائے پاک کی تقلید ہو گئی

آقا ﷺ نے سب کو رُوئے حقیقت دکھا دیا
گرتے ہوؤں کو آپ ﷺ ہی نے آسرا دیا
سکّہ جو اپنے خُلق کا سب پر بٹھا دیا
سب کو دکھائی اپنے عمل سے خدا رسی
یوں رب کی ذات لائقِ تحمید ہو گئی

احسان ہیں نبیؐ مکرم ﷺ کے اِس قدر
اٹھتا نہیں ہے بار سے جن کے، ہمارا سر
اک راہ خوب تر ہمیں آئی مگر نظر
کر لیں ادائے شُکر میں تعمیل حکم کی
قرآن میں درود کی تاکید ہو گئی

آقا ﷺ علیؓ کے زانو پہ سر رکھ کر سو گئے
گزرا جو وقتِ عصر، علیؓ غم میں کھو گئے
آنسو گرا نبی ﷺ پہ، تو بیدار ہو گئے
یہ جان کر کہ عصر نہ پڑھ پائے ہیں علیؓ
آقا ﷺ نے چاہا، رجعتِ خورشید ہو گئی

مَیں نے جو ذکرِ پاک کیا، فائدہ لیا
یادِ حضور ﷺ کا دیا دل میں جلا لیا
تحقیقِ نعت اپنا تخصّص بنا لیا
اس کارکردگی پہ مجھے جو خوشی ملی
ہر سال طیبہ جانے کی تمہید ہو گئی

مخمساتِ نعت

46

سو بات کی یہی تو ہے اک بات مختصر
جس کی حقیقتوں سے ہُوا ہُوں مَیں بہرہ ور
مہبط جو گھر ہے وحیِ الٰہی کا سر بہ سر
جس گھر میں میرے سرورِ عالم ﷺ ہیں جلوہ گر
کیسے نہ ہو گا مرجعِ جنّ و بشر وہ گھر

انوارِ کبریا کا بنا ہے جو مستقر
دونوں جہاں میں ایک وہی گھر ہے معتبر
پہنچے جو اُس جگہ، وہی کہلائے دیدہ ور
بے مثل ہے زمانے میں اس گھر کا کرّوفر
جس جا مقیم ہیں مِرے خیر البشر ﷺ وہ گھر

حالت تو دیکھا چاہیے اُس ناصبور کی
کیونکر نہ داد دیجیے اُس کے شعور کی
چاہت ہے جس کے دل میں حبیبِ غفُور ﷺ کی
جس نے مدینہ جانے کی خواہش ضرور کی
جس شخص کے لیے ہُوا طُورِ نظر وہ گھر

چودہ سو دس برس سے جہاں پر ہیں مصطفیٰ ﷺ
آماج گاہِ نورِ الٰہی ہوئی وہ جا
ہر سو ہے نوریانِ فلک کا حصار سا
باطن کا نور جس کو ملا، دل سے کہہ اٹھا
ہے رشکِ صد نجُوم و شمُوس و قمر وہ گھر

کرتی رہے خلاف مِرے، دنیا ساز باز
لیکن رہوں گا فضلِ خدا سے میں سرفراز
ہو جاؤں گا علائقِ دنیا سے بے نیاز
اُس گھر کا میں ہمیشہ رہوں گا ثنا طراز
کرلے قبول میری جو سعیٔ سفر وہ گھر

مخمساتِ نعت

47

خالق نے ہم کو حُسنِ فراست عطا کیا
اور ذوقِ عجز، لطفِ ندامت عطا کیا
احساسِ آرزوئے محبّت عطا کیا
اک مخزنِ رمُوزِ مسرّت عطا کیا
یعنی حضور ﷺ کا درِ دولت عطا کیا

ہر دکھ میں نام ہم نے پیمبر ﷺ کا لے لیا
چاکِ دل اُن کی سوزنِ اَلطاف نے سِیا
مومن نے کام جو کِیا، ان کے لیے کِیا
اللہ نے وساطتِ سرکار ﷺ سے دِیا
جس جس کو بھی قبالۂ جنّت عطا کیا

کیونکر دلوں میں ہو نہ پیمبر ﷺ کا احترام
کرتے ہیں پیش خدمتِ سرکار ﷺ میں سلام
کہتے ہیں ہم حضور ﷺ کی نعتیں بالالتزام
یا پڑھتے ہیں نبی ﷺ کی احادیث صبح و شام
اللہ نے جو حُسنِ بصیرت عطا کیا

رب کا کرم ہے، جھوٹ سے نفرت ہے مستقل
جو بات سچ کرے، وہ کہاں ہو گا منفعل
افکارِ نظم و نثر ہیں نعتوں پہ مشتمل
اپنے قریب آئے گا کیا اضطرابِ دل
رب نے ہمیں جو رنگِ عزیمت عطا کیا

مشغول ہوں درود میں دن رات آج کل
ہر سال جا رہا ہوں مدینہ کو سر کے بل
سرکار ﷺ کے حوالے سے ہے اپنا ہر عمل
ہر لحظہ شکرِ خالق و مالک ہے برمحل
جس نے مجھے یہ ذوقِ عبادت عطا کیا

مخمساتِ نعت

48

ہماری تربیت ایسی ہوئی ہے بچپن سے
جو دشمنی ہے ہمیں تو نبی ﷺ کے دشمن سے
ہمارا اس کا تو رشتہ ہے صِرف اَن بَن سے
ہم اس کو پکڑیں گے، گر ہو سکا تو، گردن سے
ہمیں کسی سے خدا واسطے کا بَیر نہیں

ہمیں ہوئی ہے احادیث سے یہ آگاہی
جو کرنا چاہو خدائے جہاں کو تم راضی
درود بھیجنا نامِ نبی ﷺ کو سنتے ہی
تأمُّل اس میں گوارا نہیں ذرا سا بھی
تساہُل اس میں اگر ہو گیا تو خَیر نہیں

اگر ہے تم سے تعلّق ذرا فراست کا
تو جان لو، ہے مدینہ مقامِ عزّت کا
پتا ہے عظمت و رفعت کا اُس کی وقعت کا؟
وہاں پہ حاضری تو موقع ہے سعادت کا
دیارِ پاکِ پیمبر ﷺ مقامِ سَیر نہیں

اگرچہ صاحبِ ایمان ہیں، نہیں کافر
دکھائی دیتے ہیں پرہیزگاری میں ماہر
مگر خدا کی نِعَم پر جو ہم نہ ہوں شاکر
درود ہی نہ ہُوا لب پہ جو دمِ آخر
تو شک ہی کیا ہے کہ پھر خاتمہ بخیر نہیں

خدا ہے ہم پہ ہمہ وقت لُطف گُستر بھی
کریم بھی ہے وہ رحمان، بندہ پرور بھی
اُسی کے زیرِ نگیں خشک بھی ہے اور تر بھی
اُسی کا لطف و کرم ہو گا روزِ محشر بھی
مگر سِفارشِ سرکار ﷺ کے بغیر نہیں

مخمساتِ نعت

49

آقا ﷺ کا ذکرِ پاک کہیں پر جو ہو گیا
نامِ رسولِ پاک ﷺ کسی نے جو لے لیا
اسمِ صفت جو سامنے آیا حضور ﷺ کا
لکھا، پڑھا یا نامِ پیمبر ﷺ کہا، سنا
حرفِ درود تو جو کہے گا تو بات ہے

یہ سوچ کر کہ امر و نہی سے نفُور ہیں
ہیں نیک یُوں کہ طالبِ غلمان و حُور ہیں
جانچیں تو ہم غریقِ فسُوق و فجور ہیں
یہ سوچ کر کہ اُسوۂ آقا ﷺ سے دور ہیں
آنسو ندامتوں کا بہے گا تو بات ہے

جب آدمی کو سمجھیں گے سب لوگ آدمی
اپنائیں گے فروتنی و عجز و آشتی
مشکل یہ راہِ پیرویٔ مصطفیٰ ﷺ سہی
بستی بسے گی الفت و اخلاص و اُنس کی
قصرِ غرور و ناز ڈھے گا تو بات ہے

مومن تو ہے بزعمِ خود ہر ایک کہ و مہ
لیکن ہے کافروں کا سا کردار، یعنی چہ؟
بہتر یہی ہے، دل میں بٹھا لیں جو بات یہ
مُسلم تو ہے خدا و نبی ﷺ کو جواب دہ
اپنا یہی وتیرہ رہے گا تو بات ہے

آقا ﷺ کا اُمّتی ہے اگر، تو نشان دے
عاشق جو ہے نبی ﷺ کا، تو پھر امتحان دے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفّظ میں جان دے
اور جان کیا ہے، اپنا سبھی خاندان دے
الفت میں تو یہ سب جو سہے گا تو بات ہے

مخمساتِ نعت

50

دیتا ہے نورِ عشقِ نبی ﷺ ہم کو روشنی
ہوتی ہے جس سے دور مقدّر کی تیرگی
جو شخص ہے محبّتِ آقا ﷺ کا مُدّعی
اُس کے دل و نگاہ کی اور جسم و جان کی
تسکین ہے تحفّظِ ناموسِ مُصطفیٰ ﷺ

مقصودِ دل ہے نعتِ پیمبر ﷺ میں انہماک
مطلوبِ جاں ہے یہ کہ ہو راہِ نبی ﷺ میں خاک
چاہا جو رب نے، عقبیٰ ہماری ہے تابناک
دستور ہے ہمارا مدیحِ رسولِ پاک ﷺ
آئین ہے تحفّظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

کیا کہہ رہا ہے عشقِ نبی ﷺ، دوستو! سنو
دو سو پچانوے ☆ کی حفاظت ضرور ہو
کرنی پڑے تو جاں بھی نثارِ نبی ﷺ کرو
پیغام ہے کہ راہِ پیمبر ﷺ سے مت ہٹو
تلقین ہے تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

ہم حُرمتِ نبی ﷺ کی حفاظت کیا کریں
ہیں اُمّتی جو اُن کے، تو پھر اُمّتی بنیں
موقع جو ہاتھ آئے تو جاں اپنی وار دیں
آقا ﷺ کی عزّتوں کے محافظ بنے رہیں
تمکین ہے تحفظِ ناموسِ مُصطفیٰ ﷺ

یہ راز ہے کھُلا ہُوا اہلِ زمین پر
سب جانتے ہیں، فرض ہے کیا مومنین پر
یہ بات کیا رقم نہیں اپنی جبین پر
جانیں بھی وار سکتے ہیں ہم اپنے دین پر
اور دین ہے تحفظِ ناموسِ مُصطفیٰ ﷺ

☆ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ "۲۹۵ سی" کے تحت توہینِ رسالت کے مجرموں کے لیے پھانسی کی سزا متعیّن ہے اور آج کل اِس دفعہ کو غیر مؤثر کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

1- ورفعنا لک ذکرک 1977، 1993، 1998 (صفحات 136)
2- حدیثِ شوق (دوسرا مجموعہ نعت) 1982، 1984، 1986 (صفحات 176)
3- منشورِ نعت (اردو پنجابی فردیات) 1988 (صفحات 176)
4- سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات) 1992 (صفحات 128)
5- 92 (نعتیہ قطعات) 1993 (صفحات 112)
6- شہرِ کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) 1996 (192 صفحات)
7- مدیحِ سرکار ﷺ۔ 1997 (124 صفحات)
8- قطعاتِ نعت۔ 1998 (110 صفحات)
9- حیّ علی الصلوٰۃ۔ 1998 (۹۰ صفحات)
مخمساتِ نعت۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

10- نعتاں دی ڈالی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) 1985، 1987 (192 صفحات)
11- حق دی تائید۔ 1956 (صفحات 8)

تحقیقِ نعت

12- پاکستان میں نعت۔ 1994 (صفحات 224)
13- غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ 1994 (صفحات 400)
14- خواتین کی نعت گوئی۔ 1995 (صفحات 436)
15- نعت کیا ہے؟ 1995 (صفحات 112)
16- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ اول۔ 1996 (408 صفحات)
17- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ دوم۔ 1997 (400 صفحات)

انتخابِ نعت

18- مدحِ رسول ﷺ۔ 1973 (صفحات 198)
19- نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ 1982، 1988، 1993 (صفحات 164)
20- نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)
21- قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)
22- نعتِ کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) بسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار رنگا طباعت۔ 1993 (صفحات 816) بڑا سائز
23- ماہنامہ نعت کی اشاعت کے ساڑھے دس برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراء نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ نعت اب تک 17,000 (سترہ ہزار) صفحات شائع کر چکا ہے۔

اسلامی موضوعات پر کتابیں

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

مزید کتابیں

تراجم

راجا رشید محمود کی ادارت میں
جنوری ۱۹۸۸ سے جاری

ماہنامہ "نعت" لاہور

کا تعارف

☆ ہر شمارہ کم از کم ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔
☆ ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر ہوتا ہے۔
☆ خصوصی اشاعتوں کی ضخامت ۲۲۴ صفحات یا چار سو سے زاید صفحات ہوتی ہے۔
☆ بفضلہٖ تعالیٰ ماہنامہ "نعت" کے اجرا سے آج تک کوئی اشاعت التوا کا شکار نہیں ہوئی۔
☆ ۸۵۰ صفحات پر غیر مسلموں کی نعت گوئی، ۳۳۶ صفحات پر خواتین کی نعت گوئی، ۸۹۶ صفحات پر درود و سلام، ۲۲۴ صفحات پر "لاکھوں سلام"، ۴۴۸ صفحات پر "میلادُ النبی ﷺ" ۵۶۰ صفحات پر شہیدانِ ناموسِ رسالت ﷺ، ۳۳۶ صفحات پر مدینۃُ النبی ﷺ، ۳۳۶ صفحات پر معراجُ النبی ﷺ، ۴۴۸ صفحات پر "رسول ﷺ نمبروں کا تعارُف"، ۴۴۸ صفحات پر اردو کے صاحبِ کتاب نعت گوؤں کا ذکر ـــــ اور، بہت سی دوسرے موضوعات پر اتنا اور ایسا مواد تحقیق و تفحُّص کے ذریعے مرتّب کر دیا گیا ہے کہ مستقبل میں نعت یا سیرت پر کام کرنے والوں کی کامیابی ماہنامہ "نعت" کے مطالعے کے بغیر ممکن نہیں ہو گی۔
☆ بہت سے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے، اس لیے شعراءِ نعت اور مُرتّبینِ کتبِ نعت، اپنی تصانیف و تالیفات ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں ارسال فرمائیں تاکہ ان کی کاوشوں کا ذکر بھی ہوتا رہے۔

ناشر
اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰